© rasailojaraid.com

مولانا محمد سعید الرحمٰن شمس

اسلامی تعلیمات

— اور —

عصری تقاضے

عصر حاضر جسے سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور بھی کہا جاتا ہے۔ کچھ مغرب زدہ اور مذہب سے بیگانے و بیزار نام نہاد روشن خیال مفکرین یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات و اقدار دور حاضر کے علمی، تمدنی، معاشرتی اور اجتماعی تقاضوں کو پورا نہیں کرتیں۔

ان کا یہ قول درحقیقت ان کی کم نظری کج فہمی اور کوتاہ فہمی پر مبنی ہے۔ اگر یہ لوگ غور و فکر اور ہوش و خرد سے کام لیں تو معلوم ہو جائے گا کہ اسلام اپنے زرین اصولوں اور عظیم تعلیمات کے باعث آج بھی ویسا ہی قابل عمل ہے جیسا کہ چودہ صدیاں پیشتر تھا۔ اس کی تعلیمات آج بھی ویسی ہی پرکشش اور درخشاں ہیں جیسا کہ ماضی میں تھیں۔ وہ مذہب ہی کیا جس کی اپیل وقتی اور جس کے تقاضے محدود ہوں۔

موجودہ دور چونکہ فحاشی، بے حیائی، بداخلاقی، جنسی بے راہ روی، کفر و الحاد، نافرمانی اور ہر قسم کی آزادی کا داعی ہے اس قسم کے تمدن و ثقافت اور مذاق و مزاج کی اشاعت میں، فحش لٹریچر، پر تشدد اور جنسی ہیجان انگیز فلمیں، ٹیلی ویژن، وی سی آر وغیرہ جو کردار ادا کر رہے ہیں وہ کسی سے مخفی اور پوشیدہ نہیں۔ اس اعتبار سے اگر کہا جائے کہ اسلام دور حاضر کی تعلیمات اور اقدار سے ہم آہنگی اور مطابقت نہیں رکھتا تو شاید یہ کہنا درست ہو۔ لیکن اگر بغور دیکھا جائے تو دور حاضر کی یہ بدعات و خرافات اقدار و تعلیمات نہیں۔ بلکہ ان کی نفی اور انکار ہے۔ عمدہ و اعلیٰ اخلاق و تعلیمات کا جو پودا مذہب اسلام اور اس کے عظیم ترین داعی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصب فرمایا تھا اسے آج کا مادہ پرست اور ناعاقبت اندیش اور ہر چمکدار چیز کو سونا سمجھنے والا انسان بڑی بے دردی اور بے تکلفی سے ساتھ اپنے پیروں تلے روند رہا ہے لیکن سب جانتے ہیں کہ چند بھٹکے ہوئے اور سر پھرے افراد کی بے راہ روی اور غلط اندیشی سے اعلیٰ اقدار کی عدم افادیت ثابت نہیں ہو سکتی ایسا کر کے وہ خود اپنی کم نظری اور تعصب کا ثبوت دیتے ہیں آسمان پر تھوکنے والے کا تھوک خود اس کے منہ پر آتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لیکن پیشتر اس کے یہ بیان کیا جائے کہ اسلامی تعلیمات و اقدار کی عصر حاضر سے مطابقت ہے یا نہیں دیکھنا یہ ہے کہ خود اقدار و تعلیمات کیا ہیں؟ ان کا جواب قارئین ملاحظہ فرمائیں۔

بنیادی عقائد، کلمہ توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج سے قطع نظر اسلام چند گنے چنے اخلاق یا... کا نام نہیں ہے بلکہ یہ اخلاق کی ایک وسیع و عریض دنیا ہے جسے اس مختصر سے مقالہ میں بیان کر دینا ممکن نہیں۔ اس لئے ذیل میں جو کچھ درج ہوگا وہ اسلامی تعلیمات اور اس کے اخلاق سے مشتے نمونہ از خروار ہوگا۔ جس سے اس کی مزید تعلیمات کا اندازہ لگانا آسان ہوگا۔

معاشرتی اور سماجی زندگی کے تعلق سے اسلام کی سب سے پہلی تعلیم رفق و نرمی اور حسن سلوک ہے۔ تواضع و انکساری پیغمبر اسلام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص وصف تھا اسی چیز کے پیش... باری تعالیٰ قرآن حکیم کے اندر آپ کے اخلاق و عادات کے متعلق فرماتا ہے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ	اے پیغمبر! آپ اللہ کی مہربانی ہی سے لوگوں
وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ	کے لئے نرم واقع ہوئے ہیں۔ اگر آپ ترش
لَا انْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ	رو اور سخت ہوتے تو یقیناً لوگ آپ کے
(الآیۃ)	پاس سے بکھر جاتے۔

اسلامی تعلیمات میں پہلے خود عملی ہے اور بعد ازاں دوسروں کو تلقین و نصیحت۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعہ ان افراد کی شدید مذمت اور تنبیہ کی ہے جو دوسروں کو تو نیکی کی تلقین کرتے ہیں مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں ملاحظہ ہو ارشاد باری تعالیٰ

اتامرون الناس بالبر وتنسون..... انفسکم (القرآن)

اسلامی اقدار میں حسن خلق اور رہن سہن میں نہایت عمدہ طریقہ اختیار کرنا ہے ایک سچا مسلمان غیبت خیانت، جھوٹ، پردہ دری، حسد اور کینہ سے محفوظ رہتا ہے بڑے اور گھٹیا قسم کے مذاق اور جھوٹ سے کے کان بہرے اور بند ہوتے ہیں۔ اسلام بلند ہمتی استقلال اور اولوالعزمی کی تعلیم دیتا ہے وہ خدا پر بھروسہ اور اعتماد کرنے کے ساتھ ساتھ اس امر کا بھی قائل ہے کہ انسان دنیا و عقبیٰ کی فلاح و بہبود میں قوت بازو اور عمل پر بھروسہ رکھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لیس للانسان الاما سعیٰ انسان کے لئے سب کچھ اس کی کوشش ہے۔ اس امر کا زندہ و پائندہ ثبوت ہے۔ اسلام صرف ایمان یعنی فقط تصدیق بالقلب کا نام ہی نہیں بلکہ عمل اس کا جزو لازم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں لوگوں سے جہاں ایمان و ایقان کی خواہش کی گئی ہے وہیں عمل کو بھی اس کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر اقبال کا یہ مشہور شعر کہ ؎

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

یا پھر یہ شعر ؎

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں

دراصل اسلامی اقدار کی صحیح اور کامل تفسیر ہے ۔

اسلامی اقدار میں چھوٹوں پر شفقت و رحمت اور بڑوں کی توقیر و تعظیم ایک خاص اور اہم مسئلہ ہے اس کا ثبوت پیغمبر اسلام کے اس ارشاد گرامی سے ملتا ہے ۔

من لم یرحم صغیرنا و لم یؤقر کبیرنا فلیس منا

جو شخص چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے ۔

اسلام مجموعۂ اخلاق حسنہ ہے اس نے اپنے متبعین کو شدت سے تلقین کی ہے کہ بد خلقی اور بد مزاجی سے بچیں ۔ حضرت عمر بن خطابؓ کا ارشاد ہے کہ اگر انسان میں دس خصلتیں ہوں نو اچھی اور ایک بد مزاجی تو مؤخر الذکر باقی تمام خصائل کو تباہ و برباد کر دیتی ہے اسلامی اقدار و معاشرہ میں انسانی ہمدردی ، بھائی چارے اور محبت و ہمسایہ پر خاص الخاص زور دیا گیا ہے ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ اچھی ہمسائیگی یہی نہیں ہے کہ تکالیف کو روکے بلکہ ہمسایہ کی تکلیف پہنچانے پر صبر بھی کرے ۔ انسانی معاشرے میں اسلام نے ہمدردی اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کو خاص طور پر سراہا ہے اور اسے خوشنودی باری تعالیٰ کا اہم وسیلہ قرار دیا ہے صحیح حدیث میں وارد ہے ۔

من نفس عن مؤمن کربته من کرب الدنیا نفس اللہ کربته یوم القیمة (الحدیث)

جو شخص با ایمان آدمی کی دنیوی بے چینی دور کرے گا خدا قیامت روز اس کی تکلیف دور کر دے گا ۔

اسلامی اقدار میں شرم و حیا اور عزت نفس کو ایک خاص مقام حاصل ہے اسلام نے حیا و شرم پر اتنا زور دیا ہے کہ اسے جزو ایمان قرار دیا ہے اس کا ثبوت " الحیاءُ شعبة من الایمان " سے ملتا ہے ۔

اسلامی اقدار میں پاک و پاکیزہ زندگی بسر کرنے کو ایک خاص مقام حاصل ہے ۔ اسی لئے اسلام چوری ، زنا ، بدکاری ، شراب نوشی اور جوئے بازی کو انسانی معاشرے میں ایک لعنت قرار دیتا ہے اسلام نے شدت کے ساتھ ان پر قابو پانے کے لئے زیادہ سے زیادہ سخت سزائیں مقرر کی ہیں ۔ بلاشبہ چوری میں ہاتھ کاٹنا ، زنا پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پر سنگساری اور کوڑے، شراب نوشی اور جوئے بازی پر درّے اور حدود کا اجرا، انتہائی شدید سزائیں ہیں۔ لیکن چند سرپھرے اور غلط کار افراد کی سزا سے پورا انسانی معاشرہ محفوظ و مامون رہتا ہے جب جسم کے کسی عضو میں ناسور پکڑ جاتا ہے تو اس عضو کا کاٹنا ہی اولیٰ اور مناسب ہوتا ہے یہی کیفیت سارق شارب خمر۔ اور قمار بازی وغیرہ کی ہے۔ یہ لوگ معاشرے کے حق میں ناسور سے کسی طرح بھی کم نہیں ہیں۔ اس کا ثبوت موجودہ زمانہ کے ہپیوں سے ملتا ہے جنہوں نے اپنی چرس، گانجا، افیم، براؤن شوگر اور اسی قسم کی قبیح عادات سے نہ صرف خود کو خراب کیا بلکہ جہاں کہیں بھی ان کے منحوس قدم پہنچے ہیں ذہنی اور اخلاقی طور سے تباہی لائی ہے۔ ان لوگوں کا صرف ایک ہی نعرہ ہے کہ ع

"بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست" اور

"دم مارو دم مٹ جائے غم"

یہ وہ برا نشہ ہے جس نے اپنی عفونت و گندگی سے ہزاروں ہی کیا بلکہ لاکھوں ابھرتے ہوئے نوجوانوں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ اس وقت جو مسلمانوں میں ہپی انداز کی بے شرمی و بے حیائی مشاہدہ میں آتی ہے وہ یقیناً اسلامی اقدار و تعلیمات کے منافی ہے۔

اسلام میں چار بیویوں تک کی اجازت پر انگلیاں اٹھائی جاتی ہیں لیکن معترض حضرات یہ بھول جاتے ہیں کہ دور حاضر کا مغربی معاشرہ چار ہی نہیں بلکہ ایک مرد کے لئے بیسیوں بیویوں کی اجازت دیتا ہے۔ عورتوں کی مردوں پر فوقیت کے باعث نتیجہ یہ ہے کہ عورت آج ایک شخص کی ہے کل وہی دوسرے مرد کی ہو جاتی ہے اس لئے مؤخر الذکر کے ساتھ رہنا مطلق پسند نہیں ہوتا۔ ازدواجی امور میں عریانیت و بے راہ روی مغربی معاشرہ کی ایک اہم دین ہے جسے مرد و عورت کے مساوی حقوق کے گمراہ کن نعروں سے چھپانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن یہی نعرہ معاشرے کی تباہی و بربادی کا باعث ہوا ہے۔

اسلامی اقدار و معاشرے میں پردے کو ایک امتیازی مقام حاصل ہے یہ عورت کی شرم و حیا کا باعث اور معاشرے کو اخلاقی انارکی سے باز رکھتا ہے۔ اگرچہ پردہ کا مطلب محض موجودہ اور عام برقعہ ہی نہیں ہے بلکہ ہر وہ ساتر شئی مراد لی گئی ہے۔ کہ جس سے صنف نازک واقعی "چراغ خانہ" ہی معلوم ہو۔ پردہ سے مراد شرم و حیا بھی ہے جو اسلام کی اہم تعلیم ہے۔ ہمارے خیال میں یہی مقصود اس آیت قرآنی کا ہے "واذا سألتموهن متاعا فاسئلوهن من وراء حجاب"

حجاب یعنی سر پر چادر ڈال کر یا گھونگھٹ نکال کر عورتوں کا مردوں کے روبرو چلنا عہد پیغمبرؐ میں عام تھا۔ عورتیں غلس یعنی اندھیرے میں ہی مساجد میں آتی تھیں اور اسی طرح واپس چلی جاتی تھیں۔ منشا کہنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا یہ ہے کہ موجودہ برقعہ بہت بعد کی ایجاد ہے جو دیگر اقوام بالخصوص اہل ایران کے اثر سے اسلامی معاشرے کا جزء بنا ہے۔ تاہم مروّجہ برقعہ یا نقاب کو غیر اسلامی بھی نہیں قرار دیا جا سکتا۔ کیونکہ اس پر علماء اسلام کا اتفاق ہے اور دین کے کسی معاملہ میں علمائے حق کا اتفاق ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں "لا یجتمع امتی علی الضلالۃ" ہدایت و رحمت کی دلیل ہے۔ حجاب کے مخالفین اس امر کو بھول جاتے ہیں کہ موجودہ دور میں انسانی معاشرہ اس حد تک بگڑ چکا ہے کہ کسی باعصمت و پاکدامن عورت کا یکہ و تنہا ایک یا چند میل کا سفر کرنا دوبھر ہو چکا ہے۔ غنڈوں اور بدمعاشوں کا چلن اس قدر عام ہو چکا ہے کہ کسی شریف عورت کا ان سے دامن بچانا خود کو ببول کے کانٹوں سے چھڑانے کے مترادف ہے اس بے حیائی سے محفوظ رہنے کا واحد علاج ستر و حجاب ہے۔

اسلام شراب کی حرمت پہ خاص طور پہ زور دیتا ہے۔ اسے خنزیر یا مردہ جانور کے گوشت کے مترادف سمجھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اسلام کی یہ تعلیم انتہائی موزوں اور مناسب ہے دنیا میں قوموں کے معاشرے میں تمام تر اخلاقی گراوٹ اسی بنت عنب (انگور کی بیٹی) کی بدولت مشاہدے میں آتی ہے۔ اسلام نے مارالکحل کو خباثت کی جڑ گردانا ہے۔ کہنے کو تو یہ ایک سیال اور ہلکی چیز ہے۔ لیکن تمام تر اخلاقِ خبیثہ کی جڑ اور بنیاد ہے۔ اس موقع پر یہ کہانی نامناسب نہ ہوگی کہ "ایک شخص نے شیطان کو دیکھا کہ وہ ایک آدمی کی شکل میں سر پہ تلوار سونتے کھڑا ہے اور اس شخص سے کہہ رہا ہے کہ او مرد اگر جان کی خیر چاہتا ہے تو تین باتوں میں سے ایک بات کر ورنہ اس تلوار سے دو ٹکڑے کر دوں گا۔ آدمی بولا وہ تین باتیں کیا ہیں؟ جواب، دیا سُن یا تو اپنے باپ کو قتل کر دے یا اپنی حقیقی بہن سے شادی کر لے یا سب سے آخیر میں شراب کا پیالہ پی لے۔

آدمی نے شراب کو آسان مصیبت سمجھتے ہوئے اس کے پینے کی حامی بھر لی۔ شراب پینے کے نتیجے میں اس شخص نے غصہ میں آ کر نہ صرف اپنے باپ کو قتل کر دیا بلکہ حقیقی بہن سے بھی ہم صحبت ہو گیا۔ اسی لئے غالباً شراب کو ام الخبائث یعنی شیطنتوں کی جڑ کہا گیا ہے۔

شراب کے متعلق اسلام کی تعلیم آج بھی اسی طرح درست اور معقول ہے جیسے کہ چودہ سو سال پہلے تھی آج کی جدید دنیا شراب کی خرابیوں سے اس قدر تنگ آ گئی ہے کہ بیان کرنے کے لئے الفاظ ناکافی ہیں۔ حالانکہ بہت سے لوگ اب بھی اس حقیقت کو بخوبی سمجھتے ہیں لیکن عمومی ذہن شراب نوشی کے باعث اخلاقی ذلت و پستی کی انتہا کو پہنچ چکے ہیں۔ اس لئے اصلاح آوازہ صدا بصحرا ثابت ہو رہی ہے +

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنی جہاز راں کمپنی

پی این ایس سی

کے

جہاز سے مال بھیجئے

بروقت - محفوظ - باکفایت

پی - این - ایس - سی برّاعظموں کو ملاتی ہے - عالمی منڈیوں کو آپ کے
قریب لے آتی ہے - آپ کے مال کی بروقت، محفوظ اور باکفایت ترسیل
برآمدکنندگان اور درآمدکنندگان، دونوں کے لئے نئے مواقع فراہم کرتی ہے -
پی - این - ایس - سی قومی پرچم بردار - پیشہ ورانہ مہارت کا حامل
جہازراں ادارہ، ساتوں سمندروں میں رواں دواں

قومی پرچم بردار جہازراں ادارے کے ذریعہ مال کی ترسیل کیجئے

پاکستان نیشنل
شپنگ کارپوریشن
قومی پرچم بردار جہازراں ادارہ

PNSC 2 88 PID - Islamabad

PARAGON

© rasailojaraid.com